Shamsul Arfin

Assistant professor(Guest Faculty)

Department of Urdu

Raja Singh College Siwan

Study material for B-A Part 2

Lecture 2

راجندر سنگھ بیدی کی افسانہ نگاری

بیدی کی اس حقیقت نگاری کا اندازہ زیادہ واضح طور پر اس وقت ہوتا ہے جب ہم ان کے تخلیق کردہ کرداروں پر نظر ڈالتے ہیں۔ بیدی کے کردار سچی زندگی کے پس منظر میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں ۔ وہ ہوا میں معلق نہیں بلکہ کہانی میں ان کی موجودگی کا کوئی نہ کوئی جذباتی یا نفسیاتی جواد ضرور ہوتا ہے ۔ بیدی کے زیادہ تر کردار متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔کلرکوں، مزدوروں اور سماج کے ستائے ہوئے غریب انسانوں کی زندگیوں کی سچی تصویریں پیش کی ہیں۔ ان کرداروں کے پیچھے بیدی کی دردمندی و ہمدردی کا جذبہ کار فرما ہے۔ بیدی کے کردار اپنی ذاتی مجبوریوں اور پریشانیوں کے باوجود ایک دوسرے کے دکھ میں شریک اور دوسروں کا غم بانٹ لینے کا انسانی جذبہ رکھتے ہیں۔

بیدی انسانی نفسیات پر مکمل دسترس رکھتے ہیں اور کرداروں کی روح میں اترنے کا فن جانتے ہیں اس لیے انہوں نے اپنی کہانیوں میں جو کردار پیش کیے ہیں وہ کہانی کی عام فضا سے پوری مناسبت رکھتے ہیں اور ہمارے ذہن پر پورا اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ان کے نسوانی کردار خاص طور سے متاثر کرتے ہیں ۔

بیدی عورتوں کی نفسیات سے بے حد واقف ہیں۔ یہ عورت بیوی ،بیٹی ،ساس،بہو یا پھر طوائف اور بدکردار عورت کے روپ میں سامنے آتی ہے۔ بیدی کے دل کے نہاں خانے میں اتر کر اس کے جذبات و احساسات کی مکمل تصویر پیش کرتے ہیں۔ ان کی کہانیوں کی عورت اپنی تمام پریشانیوں کے باوجود دوسرے کے درد کو محسوس کرتی ہے اور ان کا دکھ بانٹنے کی کوشش کرتی ہے۔ "گرم کوٹ","لاجونتی" اور "اپنے دکھ مجھے دے دو" جیسی کہانیاں اس لحاظ سے بہت نمایاں ہیں۔

پلاٹ کے اعتبار سے بھی بیدی کی کہانیاں ہر طرح سے مکمل ہے پلاٹ بہت گٹھا ہوا اور کہانی کے تمام اجزاء ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔موضوع اور ٹیکنیک کے اعتبار سے معیاری ہونے کے ساتھ ساتھ بیدی کی کہانیاں اس لحاظ سے بھی اہم ہیں کہ ان میں جذبہ، خلوص اور آئیڈیل کی کامیاب ہم آمیزی نظر آتی ہے جو ان کے ہم عصروں کے ہاں نہیں ملتی۔ اس اعتبار سے بہت سے نقادوں نے انہیں منٹو اور کرشن چندر پر بھی فوقیت دی ہے۔

بیدی نے اپنے افسانوں کے لئے جو زبان استعمال کی ہے اس میں بھی واقعیت موجود ہے ۔ لطافتِ بیان کو برقرار رکھنے کے لئے انہوں نے جا بجا نفسیاتی فکراور جذباتی تخیل کی مدد سے طنز کی گہرائی پیدا کی ہے۔ تشبیہات و استعارات اور اشاروں کنایوں سے بھی کام لینے میں بیدی کو مہارت حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے افسانوں کی زبان زیادہ اثر آفریں ہو گئی ہے۔ کہیں کہیں مقامی پنجابی کےاثرات بھی بیدی کے افسانوں میں موجود ہے۔ جن کی وجہ سے ان کے افسانوی طرز کی شگفتگی اور روانی میں ہلکی سی رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے لیکن وہ بنیادی طور پر آسان، عام فہم اور سہل زبان استعمال کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی افسانوں کی فضا پڑھنے والوں کے لیے زیادہ مانوس ہے۔